VFAST Transactions on Islamic Research
http://vfast.org/journals/index.php/VTIR@ 2022, ISSN(e): 2309-6519, ISSN(p): 2411-6327
Volume 10, Number 2, April-June, 2022 pp:282-289

National Integration: A Scholarly Approach in the light of Quran and Sunnah

ارتباط ملی: قرآن وسنت کے تناظر میں ایک علمی لائحہ عمل

Dr. Khadija Aziz[1], Dr. Mohammad Shafiq[2] & Dr. Muhammad Sohail[3]

[1]Assistant Professor, Department of Islamiyat, SBBW University, KP, Pakistan
[2]Lecturer, Department of Pakistan Studies, Kohat University of Science Technology, KP, Pakistan
[3]Assistant Professor of Islamic Studies, Iqra National University, Peshawar, KP, Pakistan
*Corresponding author email address: shafiq@kust.edu.pk

ABSTRACT

Allah Has descended man on this earth with a very systematic and guided way to live and run the business of life. This purpose could not be achieved without a proper guide and hence Allah Has sent different prophets on this earth to guide man and has been instructed to follow the guidelines of the prophets in order to live a successful life. This following basically requires man to hold a kind of integrity and unity and Quran clearly instructs man to do so if he wants to be successful. Quran is full of such verses in which man has been instructed to hold on to the unity and integrity and theses verses are vigorously supplemented by Ahadith as well. Hence shows how important it is for man as a vice-regent of Allah on this earth to hold unity and integrity. Of course, that does not mean there is no room for dissent but within the limit and that of scholarship which is in fact beauty of Islam. The difference of opinion allowed and appreciated is meant for the progress only not for the enmity purposes. Hence throughout the history it can be noted that all of the prophet's preached to their nation to be united and do not fall prey to the divisions on any basis. To conclude it can be said in order to be successful in both in this world and life hereafter one has to hold to the teachings of Quran and Sunnah about the unity and integrity and has to refrain from all kinds of divisions which are prohibited by both.

KEYWORDS

Quran, Sunnah, National, Integration, Shariah

JOURNAL INFO:

HISTORY: Received: May 29, 2022 Accepted: June 28, 2022 Published:. June 30, 2022

ارتباط ملی قرآنی آیات وتفاسیر کی روشنی میں

روز ازل سے اللہ نے انسان کی ہدایت اور رہنمائی کا انتظام کیا اور اس امر میں اتنی جدیت اور وقت سے کام لیا گیا ہے کہ حتی قبل اس کے کہ انسان کو زیور وجود سے آراستہ کیا جائے اور انہیں زمین میں بسایا جائے ان کی ہدایت کا انتظام کیا اور حضرت آدم کو پہلا انسان اور اولین خلیفہ اور ہادی بنا کر بھیجا۔ ارشادِ ربانی ہے:

إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً[1] "میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔"

خلیفہ بنانے کا مقصد یہ ہے کہ انسان ایک لمحہ کے لئے بھی بغیر رہنما کے زندگی نہ گزارے اور سرگرداں اور متحیر نہ رہے اور جیسے جیسے انسان کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا، بستیاں بستی رہیں اور شہر آباد ہوتے گئے۔ بیابان آبادیوں میں تبدیل ہوتے رہے، ہدایت کے انتظامات بھی وسیع ہوتے رہے اور انبیاء و مرسلین، کتابوں اور صحیفوں کا سلسلہ بھی آگے بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک ہی وقت میں چند انبیاء مختلف جگہوں پر سلسلہ ہدایت کو آگے بڑھانے کے بھیجے گئے تاکہ تشنہ ہدایت انسانیت سیراب ہو سکے اور ان کی سیرت پر عمل کرکے دنیا و آخرت کی سعادتیں حاصل کر سکے۔ اللہ تعالی نے ارادہ فرمایا کہ روئے زمین پر ایک مکلف مخلوق امتحان و آزمائش کے لئے بھی جائے تاکہ یہ دیکھا جائے کہ "احسن عملاً" کا امتیازی نشان کون حاصل کرتا ہے۔

پھر حکمت و رحمت الٰہی کا تقاضا یہ ہوا کہ اس مخلوق کے بسنے سے پہلے اس کی ہدایت و رہنمائی کا انتظام ہو جائے۔ خداوند متعال نے اس سلسلہ ہدایت کو بلندی و کمال تک پہنچانے کے لئے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور حکم دیا:

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا[2] "جو تمہیں رسول دے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں، اس سے رک جاؤ!۔"

چنانچہ ان کے لائے ہوئے دین اور شریعت کی تکمیل کے بعد حکم دیا:

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 3.0 License.

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا[3]"اے ایمان والو! اللہ سے اس طرح ڈرو جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے تم کو موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم ہو۔ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو اور اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے۔ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اسنے تمہارے دل جوڑ دیئے اور اس کے فضل و کرم سے تم بھائی بھائی بن گئے۔"

اس آیت کریمہ میں قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ نے بیک وقت چار چیزوں کا حکم دیا ہے۔ تقوی الٰہی اختیار کرنا، حالت اسلام اور تعلیم کی زندگی گزارنا، حبل اللہ سے تمسک اور تفرقہ سے بچنا، ایک معاشرے میں زندگی گزارنے کے لئے یہ چار سنہرے اصول ہیں۔ آیت کریمہ میں وَاعتصموا فعل امر جمع کا صیغہ ہے۔ باب افتعال سے، اعتصام مصدر ہے۔ یعنی اتحاد اور اعتصام دونوں کا تعلق باب افعال سے ہے۔ حبل اللہ کو تھامنے کی صورت میں اتحاد ہوگا اور واعتصموا فعل امر وجوب پر دلالت کرتا ہے جس طرح ولاتفرقوا فعل نہی ہے اور حرمت پر دلالت کرتا ہے۔ پس اتحاد بین المسلمین واجب ہے۔ تفرقہ واختلاف حرام ہے۔

حبل اللہ سے مراد

ابوسعید الخدریؓ نے رسول اللہ سے روایت نقل کی ہے کہ حبل اللہ سے مراد کتاب اللہ (قرآن) اور ابن مسعودؓ، قتادہ، والسدی وابن زید نے "دین اسلام" مراد لیا ہے اور ابن مسعودؓ نے مزید کہا ہے: **ولاتفر قو ا يعني ولا تتفر قوا عن دين الله الذى امر فيه بلزوم الجماعه والا ئتلاف على الطاعه**[4]

صاحب مجمع البیان نے حبل اللہ کے بارے میں تین اقوال تحریر کیے ہیں: ابی سعید الخدریؓ، عبداللہ وقتادۃ والسدی نے روایت کی ہے کہ حبل اللہ سے مراد القرآن ہے، ابن عباسؓ اور زید کے نزدیک دین اللہ الاسلام اور ابان بن تغلب نے جعفر ابن محمد سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا: نحن حبل الله[5]" ہم اللہ کی رسی ہیں۔"

بعض مفسرین اللہ کی رسی سے مراد خدا کی آیات اور رسول خدا سے تمسک لیتے ہیں کیونکہ قرآن اور رسول خدا کی ہدایت ہی خدا تک پہنچاتی ہے۔

نیز علامہ ابن کثیرؒ حبل اللہ سے مراد لیتے ہوئے فرماتے ہیں: **بِعَهْدِ اللَّهِ يَعْنِي: الْقُرْآنَ**[6]"اللہ تعالیٰ کا وعدہ یعنی قرآن مجید۔"

تفسیر جلالین میں حبل اللہ سے مراد دین لیا گیا ہے جیسا کہ وہ کہتے ہیں: بِحَبْلِ اللَّهِ} أَيْ دِينه[7]" حبل اللہ یعنی اس کا دین۔"

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اللہ کی رسی کو تھامنے کے معنی ہیں کہ سب کا اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ نظام پر قائم ودائم رہنا ہے۔ اسی نظام کا نام دین ہے اور اسی نظام کا دستور العمل قرآن ہے اور اسی نظام کے رہبر و عملی نمونہ حضرت محمد ﷺ شامل ہیں۔ پس اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑنے سے ہی ہم اپنے افکار وعقائد کا بخوبی دفاع کر سکتے ہیں۔

مختلف تفاسیر کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے بہت ساری آیات بالاخص سورہ آل عمران کی آیت 103 صریحاً لوگوں کو اتحاد بین المسلمین کی دعوت دے رہی ہے اور ہر طرح کے تفرقہ سے روک رہی ہے۔ قرآن کا دعوت اتحاد دینا یقینا بجا ہے کیونکہ یہ ایک نا قابل تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں (مسلکوں کے درمیان بنیادی واعتقادی قدر مشترک ہیں۔ اسلامی عقائد کا سارا نظام انہیں مشترکہ بنیادوں پر استوار ہے۔ مسلمانوں میں سے کوئی بھی نہ توکسی اور نبی یا رسول کی شریعت کا انکار کرتا ہے اور نہ ہی اسلام کے سوا کسی اور دین کو مانتا ہے۔ سب مسلمان توحید ورسالت، وحی اور کتب سماوی کے نزول، آخرت کے انعقاد ملائکہ کے وجود حضور خاتمیت، اہلبیت عظام، صحابہ کرام پر ایمان، نماز، روزہ، حج زکوٰۃ خمس کی فرضیت قرآن کریم، قبلہ واحد، بنیادی منابع کے طور پر قرآن وسنت نبوی پر اعتقاد، دفاع از اُمت مسلمہ، اسلامی سرزمینوں کا دفاع اور اسلام کی مصلحتوں کو دیگر مصلحتوں پر ترجیح دینا جیسے مسائل مشترک ہیں اور ان کی فرضیت پر سب میں ایمان رکھتے ہیں۔

اگر کہیں کوئی اختلاف ہے تو صرف فرعی وجزئی حد تک، پس اس فروعی جزئی اختلاف سے عقائد اسلام کی بنیادوں پر کوئی اور نہیں پڑتا اور جب کوئی اثر بھی نہیں پڑتا تو آخر کیا وجہ ہے کہ ہمارا خدا ایک، رسول ایک کتاب ایک کعبہ ایک حج، ایک، جہاد ایک، اس کے علاوہ نکاح بیاہ کے فرائض، جنازے کے متعلقہ مسائل اور بعد دفن نکیر ومنکر کی پوچھ گچھ اور اس کے بعد عالم برزخ پھر حشر و نشر یعنی قیامت اور اس کے حساب کتاب، پل صراط دوزخ جنت سب کو بھی تسلیم کرتے ہیں۔ مقصد ہمارا سب کچھ ایک ہے مگر فرقہ پرستی کے جوش میں مسلمانوں نے مگر اسلام کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے اور ثانوی حیثیت دے کر فرقے، مسلک اور مذہب کو اولین حیثیت دے دی ہے۔ جس کی بناء پر مسلمانوں کے درمیان اتحاد اور یگانگت کے لازوال رشتے قائم نہ کئے جاسکے۔ علامہ اقبال مسلمانوں کی مشترکات کے ضمن میں اتحاد پر زور دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

"منفعت ایک ہے اس قوم کی نقصان بھی ایک ایک ہی سب کا نبی، دین بھی، ایمان بھی ایک حرم پاک بھی، اللہ بھی قرآن بھی ایک کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک[8]۔"

ارتباط ملی سیرت النبی ﷺ کی روشنی میں

ارتباط ملی کے قیام کے لئے مفاہمانہ حکمت عملی کو اختیار کیا جاتا ہے جب مفاہمانہ حکمت عملی کو قائم کیا جائے اور لڑائی جھگڑوں کو ختم کیا جائے تو اس کے ذریعے اتحاد واتفاق قائم ہو سکتا ہے۔ اگر سیرت النبی ﷺ کو دیکھا جائے تو اس میں نبی کریم ﷺ نے بہتسے مواقع پر مفاہمانہ حکمت عملی کو اپنایا ہے حجر اسود کی تنصیب جس پر سارے قبائل لڑنے کے لیے تیار تھے۔ آپ ﷺ نے نہایت شائستگی سے اس مسئلے کو حل کیا۔ اسی طرح میثاق مدینہ اور صلح حدیبیہ مفاہمتی عمل کی بڑی عمدہ اور اعلیٰ مثالیں ہیں۔

آج امت مسلمہ کا اختلاف دوسری عالمی طاغوتی قوتوں کو بے اتفاقی، اور انتشار پھیلانے کا خوب موقع فراہم کر رہا ہے لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اپنے درمیان پائے جانے والے انتشار کو مفاہمتی حکمت عملی سے حل کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے کیونکہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہے۔ جیسا کہ فرمانِ رسول ﷺ ہے: تَرَى المُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالحُمَّى[9]"تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

قرآن مجید کی آیات کریمہ میں ایسے لطیف و ظریف مضامین ہیں کہ انسان کو یہ یقین ہو جاتا ہے کہ ہر وہ چیز جس سے مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہو سکتا ہے اور ان کے لئے مایہ سعادت و خوش بختی ہو سکتی ہے اسے بیان کر دیا گیا ہے لیکن مسلمان اس سے غافل ہیں باوجودیکہ ہم قرآن تو پڑھتے ہیں اس کی تفسیر بھی سنتے ہیں۔ قرآن بارہا کہہ رہا ہے کہ مسلمان ایک امت ہیں اور یہ اسلام کی ضروریات میں سے ہے۔ ایک امت کا مطلب یہ ہے کہ اپنے درمیان اتحاد قائم رکھیں۔ اتحاد یہ نہیں کہ سب مسلمان ایک صف میں کھڑے ہوں بلکہ سب ایک سلسلہ سے متمسک ہوں اور وہ سلسلہ اصل توحید، اصل نبوت اور اصل معاد ہے اور ہر وہ چیز جو قرآن میں ہے اور جسے رسول لے کر آئے ہیں وہ مشترک جامع اصل، عقیدہ اشتراک ہے۔ مشترک جامع اصل سے ہماری مراد اسلام کے وہ قطعی اصول ہیں جن پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے جو کتاب و سنت سے قطعی طور پر ثابت ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ قرآن کے قوانین کی پابندی کرنی چاہیے۔

سیاست، معاملات، احکام قضاوت، قصاص اور دیات میں اجمالی طور پر بھی متفق ہیں۔ اسی لئے قرآن مجید مسلسل لوگوں کی ضمیروں کو جھنجھوڑ رہا ہے کہ تم ایک ملت ہو اور تمہارے لئے ایک دین منتخب کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: إِنَّ هَذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً وَاحِدَةً وَأَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُونِ[10]"یہ تمہاری امت، بے شک امت واحدہ ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں، لہذا میری عبادت کرو۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرماتا ہے: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّينِ مَا وَصَّى بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُوا فِيهِ[11]"اس نے تمہارے لئے دین کا دستور معین کیا جس کا اس نے نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی ہم نے آپ کی طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ہم نے ابراہیم اور موسی اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا کہ اس دین کو قائم رکھنا اور اس میں تفرقہ نہ ڈالنا۔"

اس آیت کریمہ کے مطابق اللہ تعالی نے تمام انبیاء کو وحدت اور تفرقہ نہ پھیلانے کا حکم عام کرنے کی وصیت فرمائی۔ لیکن لوگوں نے اس ایک پیغام کو اپنی اپنی خواہشات و مفادات کے تحت کچھ بڑھا کر کچھ گھٹا کر مختلف فرقے بنا دیے۔ یہی حال امت اسلام کا ہوا۔ حالانکہ امت اسلامی کے درمیان پائے جانے والے عقیدتی و فقہی تاریخی اختلافات، فتنہ و فساد سب قابل حل ہیں۔ فقط علمی، عقلی اور منطقی بحث و گفتگو کی ضرورت ہے۔ آج ہمارے جزئی اختلافی مسائل دشمنوں کے حملوں کی زد میں نہیں ہیں بلکہ نبوت و قرآن اور مسلمانوں کے اتفاقی مسائل دشمنوں کے حملوں کی زد پر ہیں۔ حالانکہ قرآنی آیات کے مطالعہ سے یوں لگتا ہے کہ قرآن کا موضوعی اتحاد و وحدت ہے۔

مسلمانوں کو آپس میں پیکر واحد قرار دیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کی غمی یا خوشی پورے عالم اسلام کو غمزدہ خوشحال بنائے جس طرح اگر جسم کے کسی عضو میں درد و تکلیف ہوتی ہے تو پورا جسم پریشان رہتا ہے۔ نبی مکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: المُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ[12]"ایک مومن دوسرے مومن کے ساتھ ایک عمارت کے حکم میں ہے کہ ایک کو دوسرے سے قوت پہنچتی ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیا۔"

یہ حدیث بھی آپ سے نقل ہوئی ہے کہ فرمایا: "إِنَّ اللهَ يَرْضَى لَكُمْ ثَلَاثًا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ ثَلَاثًا، فَيَرْضَى لَكُمْ: أَنْ تَعْبُدُوهُ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَأَنْ تَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا، وَيَكْرَهُ لَكُمْ: قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ[13]"اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے تمہاری تین باتوں سے اور

ناخوش ہوتا ہے تین باتوں سے۔ خوش ہوتا ہے اس سے کہ تم عبادت کرو اس کی اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ اس کی رسی سب مل کر پکڑے رہو۔ (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو) اور پھوٹ مت ڈالو۔ اور ناخوش ہوتا ہے بے فائدہ گفتگو سے اور بہت پوچھنے سے (یعنی ان مسائل کا پوچھنا جن کی ضرورت نہ ہو یا ان باتوں کا جن کی حاجت نہ ہو۔ اور جن کا پوچھنا دوسرے کو ناگوار گزرے) اور مال کے تباہ کرنے سے۔ (''یعنی بے فائدہ اٹھانے سے جو نہ دنیا میں کام آئے نہ عقبیٰ میں جیسے پتنگ بازی، آتش بازی میں)۔"

آیا ہم کرہ ارپر بسنے والے مظلوم و ستمدیدہ مسلمانوں کی خبر لیتے ہیں؟ کیا مظلوم مسلمانوں کی چیخ و پکار اور گریہ و بکاء کے پس منظر میں ایک مسلمان کو اپنے مصلح اعظم ﷺ کی کم از کم یہ احادیث بھی یاد نہیں رہتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ کا روئے سخن کیا ہم (مسلمان) نہیں؟ کیا ہم مظلوم مسلمانوں کی مدد کرتے ہیں؟ اگر نہیں تو پھر ہمیں اپنے مسلمان ہونے کے بارے میں سوچنا ہوگا کہ اگر ہم مسلمان ہیں بھی یا نہیں؟ اگر مسلمان قوم کب بیدار ہو گی؟ آج عالم اسلام متحد ہوتا تو مسلمانوں کا قبلہ اول غیروں کے ناپاک پنجوں تلے آخری سانسیں نہ لیتا اور مسلمان متحد ہوتے تو دشمنان اسلام قرآن، مساجد اور مقدسات دین و بالاخص ختمی مرتبت کی توہین درکنار سوچ بھی نہیں سکتے تھے مگر افسوس آج مسلمان باہمی اختلافات اور باہمی نفرت و عداوت میں دور جاہلیت کی یاد تازہ کر رہا ہے اور اسلام کو سرنگوں کرنے کے لئے شیطانی قوتوں نے مسلمانوں کے لبادے میں اپنے آلہ کار سرگرم کئے ہوئے ہیں۔

یہ اسلام دشمنی آغاز اسلام سے ہی دشمنان اسلام یہود و ہنود اور کفار و مشرکین کی زندگی کا مقصد رہی۔ بالخصوص یہودی دشمنی میں پیش پیش رہے ہیں اور اس کے برعکس قرون وسطیٰ کے مسلم ممالک میں یہودیوں کو شاذ و نادر ہی قتل و بے دخلی کا سامنا کرنا پڑا انہیں عمومی طور پر مذہب اور کوئی بھی پیشہ اختیار کرنے کی آزادی حاصل تھی[14]۔

آج بھی مسلمانوں کو منتشر کرنے کے درپے ہیں اور ہم مسلمان بقول امام خمینی آج بھی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے اور کھولنے پر الجھ رہے ہیں جبکہ دشمن ہمارے ہاتھ کاٹنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ ہمیں فرقہپرستی، نسل پرستی، زبان پرستی اور علاقہ پرستی کو چھوڑ کر قومی یکجہتی اور اتحاد بین المسلمین کا راستہ اپنا کر اسلام و مسلمین کے مشترکہ دشمن کا مقابلہ کرنا ہوگا ور دشمن سے کسی قسم کی مدد حاصل کرنے کے بجائے صرف اور صرف اپنے خدا کے فضل و کرم پر اور اپنے وسائل پر انحصار کرنا ہوگا۔ مسلمانوں! آپس میں محبت و شفقت پیدا کرو جس طرح محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (صحابہ کرام آپس میں مشفق و مہربان تھے اور کفار پر سخت گیر تھے محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (صحابہ کرام) آپس میں مشفق و مہربان تھے اور کفار پر سخت گیر تھے: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ[15]

پس مفہوم وحدت بس میں یہ نہیں کہ آپس میں دوستی، محبت کو برقرار رکھیں بلکہ عملی طور پر متحد ہو کر قرآن د اسلام اور اس کے اصول سے دفاع کی خاطر دشمن اسلام کے سامنے شمشیر بکف ہو جائیں۔ قرآن و حدیث کے مطابق وحدت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ وحدت نام ہے امت واحدہ اور اسلامی اخوت کا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَدُ اللَّهِ مَعَ الجَمَاعَةِ[16] "اللہ کا ہاتھ جماعت اور متحد لوگوں کے سروں پر ہے۔"

یہی روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی نقل ہوئی ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي أَوْ قَالَ: أُمَّةَ مُحَمَّدٍ – عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللَّهِ مَعَ الجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ[17] "اللہ تعالیٰ میری امت کو یا یہ فرمایا'' : محمد ﷺ کی امت کو گمراہی پر اکٹھا نہیں کرے گا، اللہ کا ہاتھ (اس کی مدد و نصرت) جماعت کے ساتھ ہے، جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ جہنم میں گرا۔"

یہاں یہ نہیں فرمایا کہ اللہ کا ہاتھ ایک ایک بندے پر ہوتا ہے بلکہ فرمایا۔ جماعت (اتحاد) پر ہے۔ جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے ایک ایک کر کے الگ ہوگا، اللہ کی حفاظت کا ہاتھ اس کے سر سے اُٹھ جائے گا۔ قرآن کو صحیح مفہوم کے ساتھ اور احادیث رسول ﷺ کو بھی مفہوم کے ساتھ پڑھنے مطالعہ کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ مفاہیم قرآن و حدیث پر غور کرنے سے زندگی سنور جائے گی۔ اس لیے میں اس مقالہ میں اتحاد و اتفاق کے سلسلے میں قرآن پاک کی آیات کو پہلے ذکر کرتی ہوں کیونکہ قرآن پہلا محور اتحاد ہے اس کے بعد رسول اکرم ﷺ کی سیرت اور آنحضرت کی تاریخ اور خانہ کعبہ کا حج ہے۔ یہ وہ مخصوص محور ہیں جس طرح اہل کتاب اور اہل قرآن (مسلمان) کے لئے اتحاد کا مرکز محور ذات احدیت ہے۔ پس جس طرح ہمارا پالنے والا ایک ہے، ہمارا اللہ ایک ہے، تو چاہیے ہم اہل وحدت بھی ہوں۔ لیکن کیسے؟

قرآن مجید ارشاد فرماتا ہے: واعتصموا بحبل اللہ جمعیاِ یعنی ہم سب ایک رسی سے جڑے رہیں جو خدا کی رسی ہے۔ بقول سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ:

"اس لئے کہا گیا ہے کہ یہی وہ رشتہ ہے جو ایک طرف اہل ایمان کا تعلق اللہ سے قائم کرتا ہے اور دوسری طرف تمام ایمان لانے والوں کو باہم ملا کر ایک جماعت بناتا ہے[18]۔"

اسی طرح سورہ نساء میں اہل ایمان کی صفت یہ ہے:

إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَاعْتَصَمُوا بِاللَّهِ وَأَخْلَصُوا دِينَهُمْ لِلَّهِ فَأُولَئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِينَ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ أَجْرًا عَظِيمًا[19]

"مگر وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی، اپنی اصلاح کی اور اللہ سے تمسک رکھا اور اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کیا۔"

سورۃ الحج میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ[20]"پس نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ سے تمسک رکھو۔"

یاد رہے سورہ آل عمران کی آیہ شریفہ 103 کو اللہ نے اس وقت نازل کیا جب مدینہ منورہ میں صدیوں سے برسرپیکار دو مسلم قبیلوں اوس و خزرج کے درمیان رحمت اللعالمین تاریخی صلح کرادی تو فتنہ پرور یہودی شاس بن قیس نے دونوں مسلمان قبیلوں کو بھڑکا کر پھر انہیں آپس میں لڑوانے کی سازش کی۔ اس سازش کو ناکام بناتے ہوئے اور ان مسلم قبیلوں کو تنبیہ کرنے آیت نازل ہوئی کہ رسول اللہ کی موجودگی میں جھگڑے کا کیا جواز ہے؟

پھر مسلمانوں کو تقوی کی دعوت اور دین اسلام سے متمسک اور گذشتہ نسلی اختلافات کے مقابلے میں برادری اخوت کا حوالہ دے کر ہر طرح کے اختلافات سے روکا گیا ہے۔

بے اتفاقی کے نقصانات

بے اتفاقی اور گروہ بندی چاہے کسی بھی سطح کی ہو کبھی مفید نہیں ہو سکتی گروہ بندی، فرقہ واریت اور انتشار کمزوری اور نقصان کا باعث ہوتا ہے۔ رسول ﷺ کی وفات پر امت آپس کے اختلاف کا شکار ہوگئی اور یہ اختلاف روز بروز بڑھتا رہا۔ یہاں تک کہ ایک گروہ دوسرے کی طرف کفر و شرک کی نسبت دینے لگا اور دشمنان اسلام نے موقع کو غنیمت جان کر مسلمانوں کے درمیان فاصلہ ڈالنے اور فرقہ واریت پیدا کرنے کے لئے کمر باندھ لی۔ بالآخر دشمن کافی حد تک کامیاب بھی رہا۔ اتحاد اور اجماعت کے فقدان کی وجہ سے بعض اوقات ایسی صورتحال پیدا ہوتی ہے کہ گروہ در گروہ، جماعت در جماعت کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے یہ بے اتفاقی کا بدترین دور ہوتا ہے ایسے ہی وقت میں بدامنی، لاقانونیت، لوٹ کھسوٹ، قتل و غارت گری اور کئی دوسری برائیاں جنم لیتی ہیں اور یوں معاشرہ جہنم نظیر بن جاتا ہے۔ قرآن کے فرامین میں غور کرنے سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ صراط مستقیم، حبل اللہ دین اسلام اور راہ حق سے الگ سوچ اور نظریہ اپنالینا بے اتفاقی ہے۔ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ[21]"اور یہ (صراط مستقیم) میرا راستہ ہے اس پر چلو اور دوسرے راستوں کے پیچھے نہ پڑو، ورنہ تمہیں اللہ کے راستے سے علیحدہ کر دیں گے؛ اللہ نے تمہیں اس امر کی وصیت کی ہے۔ شاید کہ تقویٰ اختیار کرو۔"

سورۃ الانعام میں ارشاد ہوتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا لَسْتَ مِنْهُمْ فِي شَيْءٍ[22]"(اے رسول ﷺ) جن لوگوں نے اپنے دین میں تفرقہ پیدا کیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ان سے آپ کا کوئی تعلق نہیں۔"

یعنی آپ کا ان سے کوئی رابطہ نہیں اور ان کا بھی آپ کے دین سے کوئی رابطہ نہیں۔ آپ کا دین توحید اور وحدت کا دین ہے اور ان کا دین تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ واضح رہے یہ آیتیں کسی خاص زمانہ یا خاص افراد کے لئے نہیں بلکہ عمومی حکم ہے جو تفرقہ پھیلائے اختلاف کا بیج بو کر متحد انسانوں کے شیرازے کو منتشر کرنے والے کا حساب خدائے منتقم کے ہاتھ میں ہے۔ ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ[23]"خبردار! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے تفرقہ پیدا کیا واضح نشانیوں کے آجانے کے بعد بھی اختلاف کیا کہ ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔"

یقیناً اتحاد فتح و کامرانی کا ضامن اور اختلاف و تفرقہ کمزوری و شکست کا پیش خیمہ ہے جیسا کہ ارشاد فرماتا ہے:

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ[24]"اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی اور صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔"

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان بہترین الفاظ کے ذریعے سے اختلاف بین المسلمین سے منع فرمایا۔ ولا تنازعوا میں لفظ "تنازعوا" باب تفاعل سے ہے جس کا مادہ ن ز ع ہے جس کا معنی کھینچنا۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں کہہ رہا ہے کہ آپس میں اختلاف نظر نہ رکھو۔ ہر کوئی صاحب مغز ہیں سوچتا بھی ہے اور ہر کسی کی منفرد سوچ اور فکر بھی ہے پس افکار کو جمع کیا جانا چاہئے تا کہ مطلب پختہ ہو۔ بلکہ فرمارہا ہے "ولا تنازعوا یعنی ایک دوسرے کے خلاف کھینچا تانی نہ کرو۔ اگر کھینچا تانی کروگے تو "فتفشلوا" ضعیف اور کمزور پڑ جاؤ گے وتذھب ریحکم یعنی تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔ یعنی کنایتاً اشارہ خداوندی تمہاری شان و شوکت چلی جائے گی پھر ہوا تمہارے پرچم کو نہیں لہرائے گی بلکہ مسلمانوں کے مشترکہ دشمن کے پرچم کو لہرائے گی اور دشمن ڈیڑھ ارب مسلمانوں پر بزور اپنی رائے مسلط کریں گے۔

لہٰذا اہم مشترکہ دشمن اور سپر طاقتوں کے مقابلے میں آپس میں جنگ نہ کریں اور نہ سپر طاقتوں کے اتحاد قائم کریں بلکہ ضروری ہے کہ تمام مسلمان جو لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں باہم متحد ہو کر دشمنان اسلام کا مقابلہ کریں۔ میں وحدت کلمہ (اتحاد بین المسلمین) ہے۔ آج ہم میں سے ہر ایک کو مسلمان بننے کی سعی کرنی چاہیے۔ آج ہمیں عالم اسلام و مسلمین جہاں کی درد کی دوا کو تلاش کرنے کی ضرورت ہے اور وہ ہے اتحاد اگر ہم آپس میں لڑتے رہے، ایک دوسرے کو قتل کرتے رہے تو نتیجہ یہ ہوگا ہمارا وجود مختلف ممالک سے تدریجاً اس طرح محو ہو جائے گا جس طرح اسپین سے ہمارا وجود فنا کر دیا گیا۔ جس طرح آج فلسطین سے مسلمانوں کو نکالا جارہا ہے اور آج یہ کوشش پوری دنیا میں جاری ہے کہ ہمارے وجود کو فنا کر دیا جائے۔

نہ سمجھوگے تو مٹ جاؤ گے اے غافل مسلمانو تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں آج ہندو قوم کی وحدت کی ضامن، محض "دھرتی ماتا"، ہے، حالانکہ فکری و عملی لحاظ سے ان کے ہاں ہزاروں تضادات پائے جاتے ہیں۔ "آریہ سماج، بت پرستی کے مخالف ہیں اور بت خانوں کی تعمیر کو ناجائز سمجھتے ہیں اور "سناتن دھرمی" بت پرستی کو دین سمجھتے اور بت خانوں کی تعمیر کو باعث ثواب سمجھتے ہیں۔ "کائستھ" باقاعدہ گوشت کھاتے ہیں، حالانکہ دیگر ہندو گوشت، بالخصوص گائے کا گوشت نہیں کھاتے۔ غرضیکہ اس قسم کے تضادات ہندو دھرم کے ماننے والے فرقوں میں بکثرت پائے جانے کے باوجود ایک دوسرے سے کبھی متصادم نہیں ہوتے۔ "ہولی" "دیوالی" "سہرے" کے جلوس نکالنے والوں سے جلوس نہ نکالنے والے جھگڑا نہیں کرتے۔ ایک دوسرے کے اعمال پر اعتراض ہرگز نہیں کرتے اور نہ اس کے راستے میں رکاوٹ ڈالتے ہیں اور نہ کسی کا راستہ بند کرتے ہیں[25]۔

اے کاش! ہم مسلمان بھی ان اقوام سے سبق سیکھتے۔ غیر مسلم اصولاً منتشر ہونے کے باوجود عملاً متحد ہیں لیکن ہم متحد ہونے کے باوجود فرقوں میں تقسیم در تقسیم ہوتے جارہے ہیں۔ مسلمانوں کا ضعف، ذلت و خواری کثرت کے باوجود بے وقعت ہونا، منابع ثروت ہوتے ہوئے دوسروں پر انحصار، مسلمانوں سے عالمی سطح پر نفرت، وغیرہ فرقہ واریت کے ناقابلِ تلافی نقصانات ہیں۔

ارتباط ملی کے فوائد

ارتباط ملی ایک نعمت اور اتحاد مسلمانوں کی شان و شوکت، عزت و وقار میں اضافہ کرتا ہے۔ آپس میں اتحاد کی وجہ سے ہمدردی، اخوت اور محبت پیدا ہوتی ہے۔ ہمت و حوصلہ بھی بڑھتا ہے اور طاقت و بالادستی کا باعث ہے۔ مشکل حالات اور جنگوں میں وہ لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو متحد ہوں۔ اللہ تعالی نے اتحاد و یکجہتی کو ایک ہی آیت میں دو مرتبہ نعمت کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ کیونکہ یہ کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے کہ کل کے عرب جو چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھیانک جنگیں چھیڑ دیا کرتے تھے خون کی ندیاں بہا دیا کرتے تھے جب اسلام اور ایمان ان کے دلوں میں جاگزیں ہوا تو وہ اپنے گذشتہ جھگڑوں کو بھول کر ایک دوسرے کے بھائی بن گئے۔ اسی لئے خداوند عالم نے اس کی نسبت خود اپنی جانب دی ہے اور اسے بندوں کے لئے اپنی نعمت قرار دیا ہے۔ پس ضروری ہے کہ ہم خود کو اتحاد کی تسبیح میں پروئیں اور اتحاد پر مشتمل آیات واحادیث رسول پر عمل کر کے اللہ و رسول کے حضور سرخرو اور نجات سے بہرہ مند ہوں۔

مصادر و مراجع (REFERENCES)

1 سورۃ البقرۃ 30:2

Surah Al-Baqarah 2: 30

2 سورۃ الحشر 7:59

Surah Al-Hashr 59: 7

3 سورۃآلِ عمران103:3

Surah Al-Imran 3: 103

4 ابو جعفر طوسی،التبیان فی تفسیر القرآن2:545-546،داراحیاءالتراث العربی،بیروت،1400ھ

Abu Ja'far Tousi, Al-Tibyan fi Tafsirul Quran, Dar Ahyal Turath Al-Arabi, Beirut, 1400 H, Vol: 2, Page: 545-546

5 فضل ابن حسن، مجمع البیان فی تفسیر القرآن1:803-804،انتشارات ناصر خسرو، تہران،1980ء

Fazal bin Hassan, Majm'al Bayan fi Tafsirul Quran, Intisharat Nasir Khisro, Tehran, 1980, Vol: 1, Page: 803-804

6 ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر2:86،دار طیبہ للنشر والتوزیع،1420ھ

Ibn Kathir, Tafsir Ibn Kathir, Dar Tayyiba Lilnashr wal Tauzi', 1420 H, Vol: 2, Page: 86

7 المحلی-السیوطی، تفسیر الجلالین1:81،دارالحدیث،القاہرہ،1402ھ

Al-Mohalle, Al-Sayyuti, Tafsir Jalalain, Darul Hadith, Cario, 1402 H, Vol: 1, Page: 81

8 علامہ محمد اقبال، شکوہ جوابِ شکوہ:14،اردو بازار کراچی،1986ء

Allama Muhammad Iqbal, Shikwa Jawab e Shikwa, Urdu Bazar, Karachi, 1986, Page: 14

9 امام بخاری، صحیح بخاری، حدیث(6011)دار طوق النجاۃ،بیروت،1422ھ

Imam Bukhari, Sahih Bukhari, Dar Tauqal Nijat, Beirut, 1422 H, Hadith (6011)

10 سورۃالانبیاء92:21

Surah Al-Anbiya 21: 92

11 سورۃالشوریٰ13:42

Surah Al-Shura 42: 13

12 صحیح بخاری، حدیث(2446)

Sahih Bukhari, Hadith (2446)

13 امام مسلم، صحیح مسلم، حدیث10-(1715)،داراحیاءالتراث العربی،بیروت،1422ھ

Imam Muslim, Sahih Muslim, Dar Ahyal Turath Al-Arabi, Beirut, 1422 H, Hadith 10-(1715)

14 Lewis 1999,P131(1984)PP.8,62یہودیت Ur.wikipedia .org/wiki

15 سورۃالفتح29:48

Surah Al-Fath 48: 29

16 امام ترمذی، سنن ترمذی، حدیث(2166)مصطفی البابی الحلبی، مصر،1395ھ

Imam Tirmidi, Sunun Tirmidi, Mustafa Al-Babi Al-Halbi, Egypt, 1395 H, Hadith (2166)

17 سنن ترمذی، حدیث(2167)

Sunun Tirmidi, Hadith (2166)

18 مودودی، سید ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن 1:276، ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، 1995ء

Moudodi, Sayyed Abul A'la, Tafheem ul Quran, Idara Turjuman Al-Quran, Lahore, 1995, Vol: 1, Page: 276

19 سورۃ النساء 4:146

Surah Al-Nisa 4: 146

20 سورۃ الحج 22:78

Surah Al-Hajj 22: 78

21 سورۃ الانعام 6:153

Surah Al-An'am 6: 153

22 سورۃ الانعام 6:159

Surah Al-An'am 6: 159

23 سورۃ آلِ عمران 3:105

Surah Al-Imran 3: 105

24 سورۃ الانفال 8:46

Surah Anfal 8: 46

25 شبیہ الحسنین، فرقہ پرستی کا زہر، مشمولہ: روزنامہ امن، کراچی، 13، دسمبر 1987ء

Shabina Al-Hussain, Firqa Purasti ka Zahr, Roznam Aman, Karachi, 13 December, 1987